بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۵ | ۳ ماہ صلح ۱۳۲۶ ھش | ۹ صفر ۱۳۶۶ھ | ۳ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب تاحال بندش پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے اکثر احباب واپس جا چکے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رویا

فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۶ء

(مرتبہ:- چودھری فیض احمد صاحب گجراتی)

فرمایا۔ مجھے آج سر درد کی شکایت تھی۔ اس لئے آج میں ظہر وعصر کی نمازوں میں بھی نہ آسکا تھا۔ اب بھی کچھ حرارت اور سر درد محسوس ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ ابھی بہت سے دوست جو باہر سے جلسہ سالانہ پر آئے تھے۔ یہاں موجود ہیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ کچھ دیر کے لئے مسجد میں چل کر دوستوں میں بیٹھ آؤں۔

جلسہ سے کچھ دن پہلے میں نے ایک رویا دیکھا تھا وہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر ہوں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گھر کی طرف واپسی ہو رہی ہے۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں ہم وہاں سے گھر کی طرف چلے ہیں۔ جس جگہ ہم چل رہے ہیں۔ وہ کوئی باقاعدہ سڑک نہیں ہے۔ بلکہ پگڈنڈی سی ہے۔ جیسے مٹی ڈال کر راستہ بنایا ہوتا ہے۔ وہ راستہ دو قسموں میں تقسیم ہے۔ تھوڑی سی پگڈنڈی ایک طرف ہے۔ اور تھوڑی سی پگڈنڈی دوسری طرف ہے اس کے بیچ میں درخت لگے ہوئے ہیں۔ اور کسی کسی جگہ دیوار اور باڑ سی ہے۔ جب ہم چلے ہیں۔ تو ہمارے ساتھ کچھ غیر احمدی پٹھان ہیں۔ اور کچھ احمدی ہیں۔ ہم جس سڑک پر چلے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کہیں دیوار ہے اور کہیں باڑ ہے۔ دونوں راستوں میں حد فاصل چلی جاتی ہے۔ میں نے ایک راستہ پر کچھ احمدیوں کو چلنے کے لئے کہا۔ اور خود دوسرے راستہ پر چلنے لگا۔ جس راستہ پر میں چلا۔ اس پر ہی غیر احمدی بھی ہیں جو پٹھان معلوم ہوتے ہیں۔ میرے ساتھیوں میں بھی کچھ پٹھان ہیں۔ جب ہم چلے ہیں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان غیر احمدی پٹھانوں نے احمدی پٹھانوں کو کندھے مار کر صف میں سے باہر نکالنا چاہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے ان کا ارادہ شرارت کرنے کا ہے۔ اتنے میں میرے ساتھیوں میں سے بھی ایک شخص نے کہا۔ کہ یہ شرارت کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک ایک احمدی پٹھان بیچ میں ہے اور ان کے دونوں طرف ایک ایک غیر احمدی پٹھان ہے۔ جو ان کو کندھے مار رہے ہیں۔ یعنی ایک ایک احمدی پٹھان کو دو دو غیر احمدی پٹھان باہر نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ شرارت بڑھتی جا رہی ہے۔ میں اس تاڑ میں ہوں کہ اگر رستہ مل جائے۔ تو میں دوسری طرف والے دوستوں کو بھی اس سے آگاہ کر دوں۔ چلتے چلتے ایک جگہ میں نے دیکھا کہ باڑ میں ایک چھوٹا سا شگاف ہے۔ میں نے ہاتھ سے اس شگاف کو بڑا کیا۔ اور اس میں سے جھک کر دوسری طرف نکل گیا۔ اور دوسرے راستہ پر جو متوازی جا رہا تھا دوسرے ساتھیوں کو اطلاع دی۔ پھر ان کو ساتھ لے کر اسی راستہ پر آیا۔ جس پر غیر احمدی پٹھان جو احمدیوں پر حملہ کر رہے تھے چل رہے تھے۔ اور آکر ان پر حملہ کر دیا۔ اس وقت مجھے تین چار ہی مخالف آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اور جو میرے ساتھ ہیں وہ بھی تین چار ہی ہیں۔ ان مخالفین میں سے ایک کو میں نے پکڑ کر گرا دیا۔ اور دوسروں کو میرے ساتھیوں نے ایک ایک کر کے پکڑ لیا اور گرا دیا۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا باقاعدہ لڑائی یا جہاد ہو رہا ہے۔ میں نے دوسرے ساتھیوں کی طرف تو نہیں دیکھا۔ لیکن میں اس وقت تلوار نہیں چلا رہا۔ بلکہ میرا مخالف خود اپنے آپ کو تلوار مار رہا ہے۔ اور میں صرف اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ میں اس سے کہتا ہوں۔ تمہیں تو تلوار چلانی نہیں آتی۔ اس پر اُس نے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

اپنے پیٹ میں چھری دور تک گھسیڑ دی۔ اور پھر اسے پیٹ میں چکر دیا۔ اور کہا اب تو ٹھیک ہے؟ میں نے کہا ہاں اب ٹھیک ہے اس کے بعد وہ مر گیا۔ اور میں اس کے سینہ پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت نہ مجھے کوئی لاش نظر آتی ہے۔ اور نہ کوئی دشمن نہ میرا ساتھی تب میں قادیان کی طرف چل پڑا۔ راستہ اور جہت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوب کی طرف سے جس طرف مقبرہ بہشتی ہے قادیان کی طرف آرہا ہوں۔ اس وقت ایک نوجوان آدمی میرے ساتھ ہے۔ گو میں نے لڑائی کے وقت اسے نہیں دیکھا تھا۔ مگر اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی نے سب مخالفوں کو مارا ہے۔ میں اپنے دل میں کہتا ہوں۔ کہ جب میں جماعت میں پہنچوں گا تو لوگوں کو بتاؤں گا۔ کہ اس شخص نے دشمنوں کو مارا۔ اور یوں بہادری کی۔ جب میں قادیان کے پاس پہنچا۔ تو وہاں دیکھا کہ سڑک پر بہت سے آدمیوں کا ہجوم ہے۔ جیسے کوئی جلسہ ہو رہا ہے۔ میں نے دوستوں سے کہا۔ کہ اس شخص کو ساتھ لے آؤ۔ مجھے خیال ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص حیا کی وجہ سے بھاگ نہ جائے۔ اور اپنے دل میں کہتا ہوں۔ کہ میں گھر پہنچکر اس کے کارنامے لوگوں کو سناؤں گا۔ جب میں نے کہا کہ اس شخص کو لاؤ۔ تو اچانک وہ شخص کہیں غائب ہو گیا۔ دوست اس کو ڈھونڈنے لگے۔ اور ایک شخص کو پکڑ کر میرے سامنے لائے۔ جس کی ڈاڑھی اور مونچھیں تھیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ جس نے مارا تھا۔ اسکی ڈاڑھی مونچھیں بالکل نہ تھیں۔ اور اس شخص کی ڈاڑھی مونچھیں ہیں۔ اس لئے یہ وہ شخص نہیں۔ اتنے میں ہجوم میں سے ایک شخص آگے بڑھا۔ اور مجھ سے اس نے کوئی بات پوچھنی چاہی جونہی میں نے اس کی طرف توجہ کی۔ میں نے دیکھا کہ وہ سوال کرنے والا وہی نوجوان ہے۔ اور میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بعض دوسروں کے ہاتھ میں یہ کہہ کر پکڑوا دیا کہ یہی شخص ہے۔ جس نے آج ایسی خدمت دین کی ہے۔ اسے میرے ساتھ لے آؤ۔ مگر نہ معلوم میرے ہاتھ سے یا ان دوستوں کے ہاتھ سے جھٹ کر وہ پھر غائب ہو گیا۔

فرمایا۔ خواب میں بغیر ڈاڑھی اور مونچھوں کے نوجوان کو دیکھنے سے مراد فرشتہ ہوتا ہے۔ اور پھر خواب میں اس شخص کا غائب ہو جانا بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ وہ فرشتہ تھا۔ کیونکہ ہم لوگوں کے سامنے اسکی تعریف کرنا چاہتے تھے۔ اور بتانا چاہتے تھے۔ کہ اس نے یوں بہادری کی۔ اور یوں دشمن کو مارا۔ مگر وہ غائب ہو گیا۔ اور اس نے سمجھا کہ میں تعریف سے بالاتر اور مستغنی ہوں۔ میں نے جو خواب میں دیکھا۔ کہ میرا مخالف خود اپنے آپ کو مارتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے نے ہی اسے مارا ہے۔ اور میرا اس پر حملہ کرنا لیکن اس کا خود اپنے آپ کو مارنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کی ہلاکت فرشتوں کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ خواب میں مجھے جو افغان دکھائے گئے ہیں۔ ممکن ہے افغانستان میں تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ کوئی سامان پیدا کر دے۔ اس وقت یہ حالت ہے کہ اکا دکا پٹھان یہاں آتا ہے۔ اور بیعت کر جاتا ہے۔ لیکن وہ شور نہیں ہے جو صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے زمانہ میں ہوا تھا۔ اور اس سے وہاں کے بہت سے لوگ متاثر ہو گئے تھے۔ مگر اس خواب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پھر وہاں تبلیغ کے سامان پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں ہماری مخالفت پھر سے تیز ہو جائیگی۔ لیکن خدا تعالیٰ ایسے سامان کرے گا۔ کہ ہمارے دشمن خود بخود اپنے ہاتھوں ہلاک ہوتے جائیں گے۔

خدا تعالیٰ کبھی خود دشمنوں کے ہاتھوں ان کی ہلاکت کے سامان کرواتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خلاف جب دعائے مباہلہ کی۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا تھا۔ کہ اس کو کوئی عقلمند قبول نہیں کر سکتا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔ اسی لئے وہ اپنے قول کے مطابق اب تک زندہ ہیں۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش کردہ الفاظ کو قبول کر لیتے۔ تو ضرور آپؑ سے پہلے مر جاتے مگر اس صورت میں لوگ کہتے۔ کہ شاید ایسا اتفاق سے ہوا ہو۔ ان سے پہلے کچھ لوگوں نے اس معیار کو قبول کر لیا تھا۔ جیسے کہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور وہ لوگ حضورؑ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے۔ پس جبکہ وہ شخص جنہوں نے تسلیم کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں فوت ہوتا ہے وہ آپؑ سے پہلے مر گئے۔ اور جنہوں نے کہا تھا۔ کہ سچا پہلے مرتا ہے۔ اور جھوٹا زندہ رہتا ہے۔ وہ اب تک زندہ موجود ہیں۔ اس دشمن کے اپنے قول کے مطابق فیصلہ بدلتے رہنے کی وجہ سے اب کوئی شخص نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ اتفاقی امر ہے۔ اگر اتفاقی ہوتا۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ جنہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں فوت ہوتا ہے وہ آپ کے بعد زندہ رہتے۔ اور جنہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ نہیں جھوٹا سچے کی زندگی میں مرتا ہے۔ آپؑ سے پہلے مر جاتے۔ یہ اتفاق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دشمن نے جو تلوار چلائی۔ وہ اس پر پڑی۔ اور وہ اپنے حربہ سے آپ مرا۔ ایک دفعہ کو اتفاق کہا جا سکتا ہے۔ ہر دشمن سے اس کے قول کے مطابق معاملہ اتفاق نہیں کہلا سکتا۔ غرض انبیاء کے مخالفین خود اپنے ہاتھوں سے مرتے ہیں۔ اور یہی میں سمجھتا ہوں۔ کہ میری اس خواب کی بھی تعبیر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ہمارے دشمن بھی خود اپنے ہاتھوں کے واروں سے ہلاک ہوتے جائیں گے۔

خدا کے برگزیدہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیامگاہ سری نگر کشمیر

(قابل توجہ بندگان مسئلہ)

احباب کو اخبار الفضل سے علم ہو چکا ہے۔ کہ کشمیر کے مرکز سری نگر میں مسجد دارالتبلیغ اور مہمان خانہ زیر تعمیر ہیں۔ جس کے لئے ہزارہا روپیہ کی ضرورت ہے۔ مرکز نے از راہ نوازش اس کے لئے احباب ہندوستان سے بھی چندہ جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس چندہ کی فراہمی کے لئے محترمی خواجہ صدر الدین صاحب سیکرٹری احمدیہ مسجد کمیٹی سری نگر کو اضلاع گوجرانوالہ۔ گجرات لاہور۔ لائل پور۔ سرگودھا اور جھنگ میں روانہ کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ ان کی پوری پوری معاونت فرما کر ممنون فرماویں۔

کشمیر کی اہمیت آپ سے مخفی نہیں۔ یہاں ہر سال ہزاروں سیاح دنیا کے دور دراز حصوں سے آتے ہیں۔ اس لئے یہاں پر ایک مضبوط تبلیغی سنٹر کی ضرورت ہے۔ تاکہ دور دراز سے کشمیر میں آنے والے سیاحوں تک ہم سلسلہ حقہ کا پیغام پہنچا سکیں۔ چونکہ ایام جنگ میں عمارت کی تعمیر مشکل تھی۔ اس لئے دارالتبلیغ اور چار دیواری تیار کی جا سکی۔ اب ارادہ ہے کہ امسال بفضل تعالیٰ مسجد اور مہمان خانہ کی عمارت کو مکمل کر لیا جائے۔

(خاکسار عبدالواحد امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر)

اطلاع } یکم ماہ صلح ۱۳۲۶ھ ش نوروز کی وجہ سے دفتر الفضل بند رہا۔ اس لئے ۲ صلح کا پرچہ نہیں نکلا۔ (منیجر)

حکومتِ وقت کی اطاعت اور مسلمان

"الفضل" (۲۱ر نومبر) میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے آیت قرآنیہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (نساء ع ۸) کی نہایت ہی لطیف اور اچھوتی تفسیر کرتے ہوئے جہاں منکم میں مِنْ کی حکمت بیان فرمائی، وہاں ثابت کیا ہے۔ کہ اس آیت میں حکومت وقت کی اطاعت ضروری قرار دی گئی ہے۔ اور بعض انبیاء کی امثلہ بھی تحریر فرمائی ہیں جو غیروں کے ماتحت رہے۔ خاکسار بھی بغرض حصول ثواب اس سلسلہ میں بعض امور ذیل میں پیش کرتا ہے۔

(۱)

غیر احمدی اصحاب عموماً لفظ "منکم" سے مسلمان حکمران کی ہی اطاعت کرنا مراد لیتے ہیں۔ اس کا مدلل جواب حضرت میاں صاحب کے مضمون میں موجود ہے لیکن میں قرآن کریم سے ہی اس بارہ میں ایک ایسی آیت پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں منکم کے لفظ کے باوجود غیر احمدی بھی یہ مفہوم مراد نہیں لیتے۔ یعنی سورۂ زمر کے آخری رکوع میں کفار کے دوزخ کی طرف گروہ در گروہ جانے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہاں ان کفار کو دوزخیوں سے داروغے یہ سوال کرینگے الم یاتکم رسل منکم (زمر ع ۸) کہ کیا تمہارے پاس تمہی میں سے رسول نہیں آئے تھے۔

اس آیت میں بھی لفظ منکم ہے مگر کیا کوئی مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ تمام رسول بھی دوزخی اور کافر ہوتے ہیں؟ (معاذ اللہ) پس معلوم ہوا کہ جس طرح اس آیت میں منکم سے مراد رسولوں کا دوزخی اور کافر ہونا نہیں۔ اسی طرح اس آیت اولی الامر منکم میں مسلمان حکمران ہونا لازمی نہیں۔ بلکہ جو بھی حاکم ہو۔ اس کی اطاعت لازمی فرمائی ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان

(۲)

اولی الامر منکم سے حکومت وقت کی اطاعت کا فرض ہونا ایسا واضح امر ہے کہ سمجھدار مسلمان بھی اب اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً مولوی ظفر علی خان صاحب کے والد جناب مولوی سراج الدین صاحب نے اخبار "زمیندار" میں تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"ہمیں اس بات کے معلوم ہونے سے خوشی ہوئی ہے۔ اور رنج بھی کہ حضرت اقدس امام وقت مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد خان صاحب قادیانی مدظلہم نے اپنے بعض معتقدین کے سوال کے جواب میں یہ حکم صادر فرمایا ہے۔ کہ ایجیٹ جدید (نمبر ۳ سنہ ناقل) متعلقہ نو آبادی کے خلاف زمینداروں کے جو جلسے ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان میں ان کو شامل نہ ہونا چاہیئے۔

بلاشبہ یہ امر ہماری خوشی کا باعث ہے۔ کہ ہماری قوم کے لیڈر اور پیشوا گورنمنٹ کی مخالفت کو خلاف مذہب خیال کرتے ہیں۔ اور ہمارا اپنا بھی یہی ایمان ہے۔ قرآن مجید میں صاف حکم ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اس کی صحت میں جو شک لاوے وہ کافر ہے۔ اور اس کی تعمیل میں جو قصور کرے وہ گنہگار ہے۔"

(اخبار زمیندار یکم مئی ۱۹۰۷ء)

(۳)

علاوہ ازیں علماء یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ بعض سابق انبیاء مثل حضرت یوسف و عیسےٰ علیہما السلام اپنے وقت کے کفار حکام کی اطاعت کرتے رہے۔ اور ان کی ماتحتی میں زندگی بسر کی۔ چنانچہ چند امثلہ درج ذیل ہیں۔

(۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ:۔

"بتقاضائے حالات و مصلحت وقت ان ہر دو پیغمبروں (یحییٰ و مسیحؑ) کو سیاسی احکام کا حاکم نہیں بنایا گیا۔ اور یہ حضرت مسیحؑ کے اپنے اقرار اور طریق عمل اور تعلیم سے واضح ہے۔"

(اہلحدیث ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء)

(۲) مولوی ثناء اللہ صاحب کو اقرار ہے کہ:۔

"ہم قرآن مجید میں یہ پاتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام سلطنت کرتے تھے۔ کسی ایک نبی کا فعل بھی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔"

(اہلحدیث ۱۶ر نومبر ۱۹۴۵ء)

(۳) حال ہی میں بہائیوں کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ

"حضرت یوسف علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک کئی رسول اور نبی ایسے ہوئے ہیں۔ جو اپنے زمانے کی حکومتوں کے ماتحت رہے۔"

(اہلحدیث ۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۶ء)

(۴) اخبار "صدق" مورخہ ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ میں لکھا گیا ہے۔ کہ

"ہر نبی اور رسول کسی نہ کسی مدت کے لئے کفر کے سیاسی اقتدار کو لازماً تسلیم کرتا ہے۔ اور وہیں اپنی تبلیغ کے کام کو شروع کرتا ہے۔ اور اس دوران میں ظاہر ہے۔ کہ کافرانہ نظام حکومت کے سیاسی اقتدار کو بطور ایک شہری کے تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں اس کافرانہ حکومت کے سیاسی اقتدار کو چیلنج کرنے سے پیشتر اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔"

(۵) اسی اخبار "صدق" مورخہ ۱۱ر صفر ۱۳۶۵ھ میں یہ شائع ہو چکا ہے کہ:۔

"انقلاب حکومت تینوں انبیاء کرام حضرت موسےٰ حضرت عیسےٰ اور ابراہیم علیہم السلام میں سے کسی نے بھی برپا نہ کیا۔ اسکو اہمیت کا درجہ تینوں میں سے کسی نے بھی نہ دیا۔ بلکہ ان کے علاوہ کسی نبی نے بھی نہ دیا۔ ان کے پیش نظر صرف ایک چیز رہتی تھی۔ ردّ شرک و دعوتِ توحید۔"

(۶) پھر آگے چل کر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوا ہے کہ

"ملک کے اندر رہ کر انقلاب حکومت کا مطالبہ تو کہیں ضمناً بھی نہ تھا۔"

(اخبار صدق ۱۱ر صفر ۱۳۶۵ھ)

(۷) پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے۔ کہ

"آپ نے سرے سے حکومت سے کوئی تعرض ہی نہیں۔ اس سے کچھ تعرض ہی نہ کیا۔ بلکہ حسب روایت انجیل اگر کچھ کیا۔ تو اس کی تائید میں کیا۔ اور یہ فرمایا کہ جو قیصر کا حق ہے۔ وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا حق ہے وہ خدا کو۔ دوسرے یعنی دنیوی امور میں قانون قیصر ہی کی پابندی کرو۔" (اخبار صدق گیارہ صفر ۱۳۶۵ھ)

(اخبار صدق کے یہ تمام حوالے اخبار کوثر لاہور ۱۷ر فروری ۱۹۴۶ء سے لئے گئے ہیں۔)

(۴)

ان تمام حقائق کے ساتھ ہی یہ امر بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ جو لوگ جماعت احمدیہ کے طرز عمل پر (جو دراصل اسلام کے عین مطابق ہے) معترض ہیں۔ ہم ان سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر آپ واقعی دل سے قرآن کریم کو کامل شریعت جانتے ہیں۔ اور آیت "اولی الامر منکم" سے صرف مسلمان بادشاہ کی اطاعت ہی فرض ثابت ہوتی ہے۔ اور غیر مسلم کی اطاعت ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ تو کامل کتاب قرآن کے نازل کرنے والے خدا کو جبکہ یہ معلوم تھا۔ کہ کسی وقت مسلمانوں کا بیشتر حصہ یعنی اکثریت غیر مسلم حکام کے ماتحت ہوگی۔ تو اس نے جہاں اقلیت کے لئے یہ حکم دیا۔ کہ وہ اپنے میں سے ہونے والے مسلمان بادشاہوں کی اطاعت کرے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں غیر مسلم حکومت میں رہنے والی مسلم اکثریت کے لئے کیا کیا ہدایات فرمائی ہیں؟ اور ان کو ان کے ماتحت کیا کچھ کرنے کا ارشاد ہے؟ نیز کیا ہندوستان وغیرہ کے تمام مسلمان محکوم ان ہدایات پر عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ کیسا غیر احمدی معترض ہمیں قرآن کریم کے ایسے

مقامات کا مفصل پتہ بتائیں گے۔ جہاں غیرمسلم حکام کے ماتحت ہونے کی صورت میں مسلمانوں کو احکام بتائے گئے ہیں۔ تاکہ ہم بھی ان پر غور کر سکیں۔

(۵)

آخری بات جو میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہوتے ہوئے یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان غیرمسلم بادشاہوں کی اطاعت کی بجائے ان کی بغاوت کیا کریں۔ اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکاتے رہیں تو مسلمان بادشاہوں کے ماتحت رہنے والے ہندوؤں عیسائیوں۔ یہودیوں اور سکھوں وغیرہ وغیرہ سے وہ کیونکر ان کی اطاعت کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ اور کیا اگر ہر ملک کے رہنے والے لوگ اپنے سوا تمام بادشاہوں کی حکومت کی بغاوت کرتے رہا کریں۔ تو دنیا میں امن و امان اور صلح رہ سکتی ہے؟ اور کیا دینِ اسلام کی تبلیغ کا کوئی ذریعہ ممکن ہو سکتا ہے؟ ظاہر ہے۔ کہ ایسے خیالات سراسر باطل اور فتنہ و فساد کو بھڑکانے والے اور تعلیم اسلام کے بالکل منافی ہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہر ایک ملک کی رعایا اپنے بادشاہ کی چاہے وہ ان کا غیر ہی کیوں نہ ہو۔ اطاعت کرے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا مسلک ہے۔ جس کی حضرت مرزا البشیر احمدؓ صاحب زید مجدہٗ کے مضمون میں تشریح گزر چکی ہے۔ خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ جماعت احمدیہ نزیل کراچی۔

اعتذار

جلسہ سالانہ کے ایام میں کارکنان استقبال نے باوجود قلیل تعداد میں ہونے کے امرتسر۔ بٹالہ اور قادیان ریلوے سٹیشن پر مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ اس کے باوجود انہیں اعتراف ہے۔ کہ وہ اپنے معزز مہمانوں کی کماحقہٗ خدمات بجا نہیں لا سکے۔ اس کے لئے وہ اپنے واجب الاحترام بھائیوں اور بزرگوں سے معافی چاہتے ہیں۔ خاکسار محبوب عالم خالد ایم اے ناظم استقبال جلسہ سالانہ۔

روایات دربارہ مہدی اور جماعت احمدیہ کے مسلک کی تائید

امام مہدی کے متعلق آمدہ روایات میں اس قدر اختلاف اور تضاد ہے۔ کہ پڑھنے والے کی عقل چکر میں آجاتی ہے۔ اور پھر اختلاف بھی صرف ایک بات میں نہیں۔ بلکہ قریباً ہر ایک بات میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ خدا کی پناہ۔ بعض کہتے ہیں کہ امام مہدی حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت امام حسنؓ کی اولاد سے۔ اور بعض کا خیال ہے۔ کہ حضرت امام حسینؓ کی اولاد سے اور بعض کے نزدیک حضرت امام حسن و حسین دونوں کی اولاد سے ہوں گے۔ پھر ایک گروہ یہ بھی کہتا ہے۔ کہ امام مہدی حضرت عباسؓ کی اولاد سے ہوں گے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی اولاد سے ہوں گے۔ پھر بعض احادیث میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ امام مہدی کے متعلق کسی خاص قوم سے ہونے کی شرط نہیں۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت سے ہونا شرط ہے۔ اس کے علاوہ امام مہدی کے نام اور ان کے باپ کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح مہدی کے ظاہر ہونے کی جگہ اور کام نیز زمانہ میں بھی اختلاف ہے۔ غرض مہدی کے متعلق قریباً ہر ایک بات میں ہی اختلاف ہے۔ اور لطف یہ کہ مختلف گروہ اپنے دعویٰ کی تائید میں احادیث ہی پیش کرتے ہیں۔ پس ایسی حالت میں تمام احادیث کو صحیح نہیں مانا جا سکتا تھا اور یہی وجہ ہے۔ کہ امام بخاریؒ و مسلمؒ نے اپنی صحیحین میں مہدی کے متعلق کوئی باب نہیں باندھا۔ اسی طرح بعد میں آنے والے علماء نے بھی مہدی کے متعلق جتنی روایات ہیں۔ ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ جرح قدح سے خالی نہیں ہیں۔

اس دور پرفتن میں جبکہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ضعیف قرار دیتے ہوئے جرح و قدح کی کسوٹی پر رگڑ رگڑ کر پرکھا جا رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے اور محبوب رسول کے کلام کی اس درجہ بے حرمتی ہوتے دیکھ کر حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تا اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرے۔ اور آپ کو ایک ایسی پاک جماعت عطا فرمائی جس نے دنیا کے کونہ کونہ اور چپہ چپہ میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کو دوبارہ قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ چنانچہ علاوہ اور باتوں کے امام مہدی کے بارہ میں آمدہ روایات کے متعلق بھی اس جماعت نے یہ اعلان کیا۔ کہ خواہ مخواہ بغیر کسی دلیل کے کسی بات کو محض اپنے عقیدہ کے خلاف ہونے کے باعث پایۂ اعتبار سے ساقط قرار دے دینا عقل اور انصاف کے خلاف ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جتنی احادیث بھی مہدی کے متعلق آتی ہیں۔ وہ صرف ایک مہدی کے متعلق نہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ بلکہ مختلف مہدیوں کے متعلق ہیں۔ جو مختلف اوقات میں ظاہر ہوتے رہیں گے چنانچہ خلفاء الراشدین المہدیین کے الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ ایک خلافت راشدین کی تھی۔ جس میں خلفاء اربعہؓ شامل ہیں۔ اس کے بعد خلافت مہدیین کا آغاز ہوا۔ جس کے متعلق نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا کرے گا۔ جو اس دین کی تجدید کا کام کیا کرے گا۔ اور یہی وہ مجددین ہیں۔ جن کے متعلق مہدیین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

مگر جونہی یہ بات جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کے سامنے پیش کی گئی۔ مخالفین نے اپنی سنتِ قدیمہ کے ماتحت شور مچایا۔ اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ لاغلبن انا ورسلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو عقائد کے لحاظ سے غلبہ پانے کا فیصلہ خدا تعالےٰ فرما چکا تھا۔ اس لئے دنیا باوجود سخت مخالفت کے ہماری بات کو درست قرار دینے پر مجبور ہو گئی۔ چنانچہ سندھ ساگر اکاڈیمی لاہور کی طرف سے فروری ۱۹۴۲ء میں ایک کتاب "شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ جس کے مصنف مولانا عبیداللہ صاحب سندھی ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۸۹ میں مصنف موصوف "خروجِ مہدی کا عقیدہ" کے عنوان سے شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب "ازالۃ الخفاء" سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کرتے ہیں۔

"اب سوال ابن ماجہ کی مشہور حدیث کا ہے۔ اس حدیث کا اشارہ ابومسلم کے خراسان سے نکلنے کی طرف ہے۔ اور اس خلیفہ کو مہدی کہا گیا ہے۔ اور اس کی نصرت کی ترغیب دی گئی ہے۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۹۱ پر "ازالۃ الخفاء" کے حوالہ سے ہی لکھا ہے کہ:-

"فقیر کے نزدیک ان تین حدیثوں کی تحقیق یہ ہے۔ کہ مہدی سے مراد بنو عباس کا خلیفہ مہدی ہے۔ اس مہدی سے وہ مہدی مقصود نہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

یہ دونوں حوالے اس قدر واضح اور بین طور پر ہمارے عقیدہ کی تائید کر رہے ہیں۔ اور صاف بتا رہے ہیں کہ مہدی کے متعلق آمدہ روایات سے مراد صرف ایک مہدی نہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ بلکہ یہ نشانات کئی مہدیوں کے متعلق ہیں۔ جو مختلف اوقات میں ظاہر ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ خود مصنف موصوف بھی کتاب مذکور کے صفحہ ۱۹۶ پر رقمطراز ہیں کہ:-

"بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کئی حدیثوں میں فرمایا ہے۔ کہ میری امت میں جھوٹے دجال ہوں گے۔ اور یہ بھی خبر دی ہے۔ کہ ایسے ائمہ بھی پیدا ہوں گے۔ جو اصحاب رشد ہوں گے۔ اور مہدی ہوں گے۔ اور کذابوں اور باطل پرستوں نے دین میں جو فساد برپا کر رکھا ہوگا۔ وہ اس کی اصلاح کریں گے۔"

یہ حوالہ بھی اتنا واضح اور بین طور پر بتا رہا ہے۔ کہ خود مصنف کے نزدیک بھی خلفاء الراشدین المہدیین کا یہی مطلب ہے۔ کہ ایک خلافت راشدین ہے۔ دوسری خلافت مہدیین۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ جو روایات احادیث میں مہدی کے متعلق آئی ہیں۔ وہ صرف اسی مہدی کے متعلق نہیں۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ بلکہ بہت سے مہدیوں کے متعلق ہیں۔ جنہوں نے مختلف اوقات میں ظاہر ہونا تھا۔

یہ وہ غلبہ اور فتح ہے۔ جو عقائد کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت کو مخالفین پر بخشا۔ یہی وہ سعادت ہے جس کے متعلق کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(خاکسار مرزا محمد حیات تاثیر گجراتی)

دیہات میں تبلیغ احمدیت اور مطالبہ وقفِ زندگی

جتنا کسی قوم کا مقصد بلند اور ارفع ہوتا ہے اتنا ہی اس قوم کی جدوجہد اور ذمہ داری اہم ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا مقصد وحید دنیا کی دیگر اقوام اور سوسائٹیوں سے مختلف مذہبی دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنا ہے۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اسلام کے دور اول میں صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے اشاعت اسلام کے لئے وہ عدیم المثال قربانیاں کیں کہ صفحہ زمین پر کسی قوم نے ایسی قربانیاں کر کے نہ دکھائیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ بہت جلد اسلام دور دراز ممالک میں پھیل گیا۔

پس آج جبکہ اسلام پر دور الخطاط ہے جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے نصب العین کو مدنظر رکھ کر پوری ہمت اور جانفشانی کے ساتھ اشاعت اسلام کے لئے کوشاں اور سرگرم ہو۔

آج سے سات برس قبل حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت جوبلی کے موقعہ پر ہر احمدی سے ان الفاظ میں اقرار لیا تھا کہ:-

"جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اسلام اور احمدیت کے قیام اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کروں گا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے۔ اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے"

(روئداد جلسہ خلافت جوبلی ۲۴ء)

اس اقرار کے ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ کا کوئی فرد بشر ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو خلیفہ وقت کے ارشادات عالیہ پر آگے بڑھ کر لبیک نہ کہے۔

حال ہی میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کے سامنے جہاں کئی ایک اہم امور رکھے ہیں وہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیہات میں تبلیغ احمدیت کے لئے ایسے واقفین طلب کرنے کا بھی ارشاد فرمایا جن کی پرائمری تک تعلیم ہو۔ پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے اپنے ہاں اس امر مذکورہ پر پوری طرح غور کریں۔ اور مخلص اور خادم دین نوجوانوں کو دیہات میں تبلیغ احمدیت کرنے کے لئے تیار کریں۔ تاکہ انہیں مرکز میں کچھ عرصہ ٹریننگ دے کر مختلف علاقوں میں کام پر لگا دیا جائے۔

بھائیو! احمدیت تو خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ اور اس کی ترقی اور فتح یقینی ہے۔ لیکن ہمارا خدا ہمیں موقعہ دیتا ہے کہ ہم مفت میں اس کے اجر عظیم کو پانے کے لئے کچھ خدمت بجالائیں۔ سو اس کام کے لئے اپنے تئیں وقف کرو۔ کیونکہ ایسا زمانہ روز روز نہیں آیا کرتا۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ دسمبر مغرب وعشا کے درمیان مجلس علم و عرفان میں اس امر کی بھی تحریک فرمائی ہے کہ اگر ہماری جماعت کے معمر احباب اپنی زندگیاں وقف کریں اور بجائے گھروں میں وقت ضائع کرنے کے زندگی کے باقی ایام خدمت دین میں لگائیں تو اس سے جہاں انہیں مزید ثواب کا موقعہ مل جائے گا۔ وہاں ان کا یہ عمل ان کی اولاد اور آئندہ نسل کے لئے بھی مشعل راہ ہو گا۔ اور جب ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں ان کے رشتہ دار حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں گے تو مذہبی اختلاف کے باعث ان کے غیر احمدی رشتہ دار ان سے جو عداوت رکھتے تھے وہ بھی دور ہو جائے گی۔ غرض اس طرح ان کی حسرت پوری ہو جائے گی۔

پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ جہاں وہ خود تبلیغی میدان میں سرگرم ہو کر غیروں تک پیغام حق پہنچائیں وہاں وہ اپنے عزیزوں کو پرزور الفاظ میں تحریک کریں کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اسی طرح جو معمر ہیں وہ بھی اپنے آپ کو پیش کریں تا انہیں بھی کچھ تعلیم دے کر دیہات اور قصبات میں کام پر لگا دیا جائے۔

مبارک وہ جو اس کام کے لئے اپنے تئیں تیار پاتا۔ اور پھر میدان عمل میں خدمت دین بجالاتا ہے:-

خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی
واقف زندگی

خاتم النبیین کا صحیح مفہوم اور دیوان حافظ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے معنے "نبیوں کی مہر" کئے ہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ خاتم سے مراد مہر نبوت ہے۔

آپ فرماتے ہیں "اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

(حقیقۃ الوحی ۹۷ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں "میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا انعکاس ہے" (نزول المسیح ۳ حاشیہ)

مندرجہ بالا تشریح چونکہ موجودہ مسلمانوں کے عقائد کے خلاف تھی۔ اس لئے انہوں نے شور مچا دیا اور کہا کہ آیت خاتم النبیین کے نئے معنے کر دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ سلف صالحین نے بھی اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں۔

چنانچہ حافظ شمس الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ دیوان حافظ میں جس کا اردو ترجمہ خواجہ محمد عباد اللہ صاحب اختر بی۔ اے نے کیا ہے۔ صفحہ ۲۵۰ پر فرماتے ہیں۔ ؎

آخر اے خاتم جمشید سلیمان آثار
گر فتد عکس تو بر لعل نگینم چہ شود

یعنی اے سلیمان کی حشمت والی جمشید کی انگشتری اگر تیرا عکس میرے نگینہ کے لعل پر پڑے تو آخر کونسی بات ہے۔

پھر نیچے حاشیہ میں عباد اللہ صاحب اس کی تشریح یوں کرتے ہیں "ایران کے مؤرخین کی یہ رائے ہے کہ جمشید حضرت سلیمان کا ہی نام ہے۔ خاتم سے مراد مہر نبوت ہے جو ختم المرسلین کا حصہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اس نبوت کا عکس ہمارے قلب پر پڑ جائے تو اے خاتم النبیین تیری رحمت سے کچھ بعید امر نہیں" یہ بالکل وہی تشریح ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں کی ہے۔ مسلمانوں کا یہ کہنا کہ آپ نے خاتم النبیین کے نئے معنے کئے ہیں۔ سراسر غلط ہے۔

خواجہ اظہر ظہور ربٹ تعلیم الاسلام کالج

ابدالآباد تک نام زندہ رہے گا

فرمایا "میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمہارے لئے دین کے سلسلے میں قربانیاں کرنے کا یہی موقعہ ہے پس تم دین کی خدمت میں بیش از بیش ترقی کرو جو اگلے جہان میں تمہارے کام آئے گی۔ اور اس جہان میں تمہارا نام ابدالآباد تک زندہ رکھنے کا موجب ہو گی۔ مگر جب تک تم صحیح طور پر صحابہ کے نقش قدم پر نہیں چلو گے۔ دین کا کام تو نہیں رک سکے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اس کام کے کرنے کا خود ذمہ دار ہے۔ مگر تمہارا نام ضرور مٹ جائے گا۔ پس پرانی فوج (دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والی فوج) جو ایک عرصہ سے قربانیاں کرتی چلی آ رہی ہے وہ اپنی قربانیوں کو اور بڑھانے کی کوشش کرے" پس نہ صرف دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنیوالے ہی اضافہ سے وعدے کریں بلکہ دفتر دوم کی نئی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہونیوالے جنہوں نے اب تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا یا سال اول اور سال دوم میں تو حصہ لے چکے ہیں لیکن اب تیسرے سال میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور وہ احباب جنہوں نے دوسرے سال کا چندہ ادا نہیں کیا ہے مستقبل قریب میں ادا کرنے والے ہیں یا مہلت لے چکے ہیں وہ بھی دفتر دوم کے سال سوم میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سال دوم کی اب تک ادائیگی کا نہ ہونا روک نہیں کیونکہ انکی نیت اور ارادہ ادا کرنے کا ہے مگر یہ یاد رہے کہ دفتر دوم کے تیسرے سال میں ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دینے کی کم سے کم شرط قوم ہے لیکن تحریک جدید کی شدید ترین ضرورت کہتی ہے کہ اس[illegible]

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۱۲۱:۔ منکہ سعد اللہ ولد میاں مرزا قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۵ء ساکن چمار ڈاکخانہ سہال ضلع کیمل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/56 RS ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ:۔ فارم وصیت آج بتاریخ ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء کو لکھا گیا ہے۔ لیکن حصہ وصیت یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے دینا شروع کیا ہوا ہے۔

العبد:۔ سعد اللہ نرسنگ نائک

گواہ شد:۔ چوہدری محمد جعفر خاں سکول ہیڈ ماسٹر ساکن ڈھولیاں ڈاکخانہ سہال ضلع کیمل پور

گواہ شد:۔ فضل عمر پسر موصی۔

نمبر ۹۱۲۵:۔ منکہ امۃ النصیر زوجہ عبد المنان قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ اسوقت میرا کل زیور طلائی وزنی ۷۔۳ تولے ماشے ہے۔ جس کی مالیت موجودہ نرخ کے حساب سے -/۵۱۰ روپے ہے اور میرا مہر ۱۰۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو اس کے علاوہ جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ البتہ سونا کا نرخ اس وقت کا لیا جاوے گا۔ جس وقت میں حصہ وصیت ادا کروں گی۔

الامۃ:۔ امۃ النصیر بنت سید اقبال حسین محلہ مسجد فضل قادیان۔ گواہ شد:۔ اقبال بیگم گواہ شد:۔ سردار بیگم۔ گواہ شد:۔ صدر محلہ مسجد فضل [illegible]

نمبر ۹۱۲۸:۔ منکہ جنت بیگم زوجہ چوہدری عبد الرحمٰن خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن کریام ڈاکخانہ کریام ضلع جالندھر صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقرئی ۲۳۵ تولہ زیور طلائی وزنی کل ۱۱ تولے ۶ ماشے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ مہر مبلغ -/۵۰ روپے جو نقد وصول کر چکی ہوں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبد الغنی خاں سکرٹری جماعت احمدیہ کریام۔

نمبر ۹۱۳۳:۔ منکہ سراج بی بی زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب صدیقی قوم جٹ وانے پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ ناصر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے اور نہ کوئی زیور ہے۔ البتہ میری منقولہ جائیداد اسوقت بصورت نقدی -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر -/۴۵۰ روپے ہے۔ جس میں سے -/۲۰۰ روپے میرے خاوند نے ادا کر دیا ہوا ہے۔ جس میں سے ایک سلائی کی مشین خرید چکی ہوں۔ اور باقی -/۲۵۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ نیز میں اس وقت لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں بطور کلرک کام کر رہی ہوں اور مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر آئندہ میری جائیداد یا آمد میں کچھ اضافہ ہوا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ سراج بی بی واقفہ زندگی

گواہ شد:۔ مرزا مبارک احمد قادیان

گواہ شد:۔ مرزا بشیر الدین قادیان

نمبر ۹۱۲۹:۔ منکہ زینب بی بی ولد خواجہ عزیز اللہ صاحب مرحوم قوم کشمیری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن کٹڑہ گھیاں کوچہ دیال سنگھ ڈاکخانہ امرتسر ضلع امرتسر صوبہ امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں مندرجہ ذیل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں (۱) کل زیورات طلائی قیمتی کل -/۵۰۰ روپیہ (۲) ایک قطعہ مکان واقعہ کٹڑہ بگھیاں نمبر ۱۱۵۸ سابقہ / ۱۲۶۲ حال پختہ طول ۲۷ فٹ عرض ۲۰ فٹ مالیتی ۱۰۰۰ روپیہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا۔ زینب بی بی اہلیہ بابو سراج الدین ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ واٹر ورکس کوچہ دیال سنگھ کٹڑہ بگھیاں امرتسر گواہ شد بابو سراج الدین خاوند موصیہ گواہ شد خواجہ ظہور الدین انسپکٹر ریلوے کوچہ احاطہ لکھنؤ

نمبر ۹۱۲۷:۔ منکہ غلام رسول ولد چوہدری بلند بخش صاحب قوم جٹ لسرا پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن رور کے ڈاکخانہ میر پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمدنی پر ہے۔ جو -/۶۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ غلام رسول بقلم خود۔

گواہ شد:۔ علم دین سکرٹری مال

گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

اعلان نکاح

آج مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۶ء بروز شنبہ بعد نماز عشاء میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد احسن خاں ولد امام خاں صاحب سکنہ قادیان کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ پندرہ صد (۱۵۰۰) روپیہ عزیزہ اقبال حیدری بیگم بنت حافظ عبد العزیز صاحب۔ عزیز منزل صدر سیالکوٹ کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد حسین خاں صوبیدار۔ آر۔ آئی۔ اے۔ ایس سی

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰/۱۲/۴۶ کو بعد نماز مغرب حضرت اقدس نے مسجد مبارک میں خاکسار کے پسر نصیر احمد بھٹی کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم عبد السلام صاحب بھٹی کی دختر عزیزہ صفیہ بیگم کے ساتھ بعوض -/۱۵۰۰ روپے حق مہر پر فرمایا۔

خاکسار بشیر احمد بھٹی دار البرکات شرقی

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۰/۱۲/۴۶ کو میرے برادر حقیقی بابو عبد الرحیم صاحب اوورسیر نہر عارف والا بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں اور مورخہ ۲۲/۱۲/۴۶ کو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے ہیں۔ بلندی درجات کے لئے جملہ احمدی احباب دعا فرماویں۔ عبد الکریم گڈز کلرک۔ شیکسلا خریدار اخبار الفضل حال قادیان

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ نے خاکسار کی ہمشیرہ نورہ آمنہ بنت حکیم بشیر محمد صاحب مرحوم سکنہ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ کا نکاح عبد الحمید صاحب آصف واقف زندگی قادیان کے ہمراہ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب و عشاء مورخہ ۲۸ کو بروز ہفتہ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

خاکسار عبد الحق شاکر واقف زندگی دفتر تحریک جدید قادیان)

اعلان نکاح

مسماۃ سعیدہ بیگم بنت بابو نیاز الدین صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر کا نکاح مسمی مرزا منور بیگ ولد مرزا اکبر بیگ صاحب احمدی محلہ مسجد اقصیٰ قادیان سے بالعوض صرف ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۴۶ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

خاکسار مرزا اکبر بیگ محلہ مسجد اقصیٰ قادیان دارالامان)

نظارت استقبال جلسہ سالانہ ۴۶ء کی رپورٹ

ریلوے حکام سے ایک ضروری گذارش

نظامت استقبال جلسہ سالانہ کے ناظم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے تھے۔ ان کے ذمہ امرت سر۔ بٹالہ اور قادیان میں مہمانوں کا استقبال اور ان کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانا تھا۔ مہمانوں کی آمد کے ایام میں مکرم بابو فقیر علی صاحب امرت سر میں قادیان کے لئے ڈبے لگواتے رہے۔ اور اپنے ۵ معاونین کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرتے رہے ۲۵ دسمبر کو ناظم صاحب استقبال خود بھی وہاں پر موجود رہتے۔ بٹالہ میں افسر استقبال اور معاونین کے علاوہ ناظم صاحب استقبال ہر دوز خود جاتے اور کام کی نگرانی کرتے۔ بوقت ضرورت قادیان سے قلی لے جائے جاتے۔ تاکہ مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ مقامی سٹیشن ماسٹر اور ملک محمد اقبال صاحب اے۔ ایس ایم مہمانوں کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کے لئے کوششیں فرماتے رہے۔

قادیان میں ریلوے انتظامات کی نگرانی کے لئے مسٹر دینا ناتھ ہیڈ ٹریفک انسپکٹر اور مسٹر یال سی۔ ایم آئی موجود رہے۔ ان کی زیر نگرانی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب احمدی اے ایس ایم جلو۔ بطور سٹیشن سپرنٹنڈنٹ کام کرتے رہے۔ اور اپنے عملہ کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کے لئے شب و روز کمربستہ رہے۔ مہمانوں کی آمد کے ایام میں ریلوے انتظامات گذشتہ تین سالوں سے بہتر تھے۔ اس سال ہر روز امرت سر۔ لاہور اور سیالکوٹ سے ڈبے سیدھے قادیان آتے رہے۔ جس کی وجہ سے مہمان بٹالہ میں گاڑی تبدیل کرنے کی زحمت سے محفوظ رہے۔ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو اسی طرح واپسی پر ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو بھی دو دو سپیشل گاڑیاں چلائی گئیں۔ جن کے لئے ہم ریلوے افسران کے ممنون ہیں۔

اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت امرتسر بٹالہ اور قادیان کے ریلوے سٹاف کا رویہ زیادہ ہمدردانہ رہا۔ ان سے حتی الوسع کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

مہمانوں کی واپسی کے ایام میں ۲۹ دسمبر کو انہیں بٹالہ اور امرت سر پہنچنے میں سخت دقت کا سامنا ہوا۔ ریلوے کے سرکلر SR/15/T-160 کے مطابق ۱۰۸ ڈاؤن ۱۳۸ ڈاؤن ۵۰۰ ڈاؤن اور ۱۵۸ ڈاؤن کے ذریعہ دو دو ڈبے قادیان اور بٹالہ پہنچنے چاہیئے تھے۔ تاکہ مہمانوں کو بیک و اپس یہ ڈبے امرتسر اور لاہور جاتے مگر افسوس ہے یہ ڈبے نہیں پہنچے۔ اور مہمانوں کو معمولی چھ اور سات بوگیوں کی گاڑیوں میں نہایت تنگی کے ساتھ بہزار دقت بٹالہ اور امرتسر تک جانا پڑا۔ قادیان کے (FLAG) فلیگ سٹیشن ہونے کی وجہ سے یہاں پر تار کا انتظام نہیں۔ اس لئے ہیڈ کوارٹرز میں فوری طور پر بذریعہ تار اطلاع کر کے وہاں سے گاڑیاں منگوانے کا انتظام بھی نہ کیا جا سکا۔ بٹالہ اور قادیان کے درمیان ایک انجن سسٹم ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت میں وقت لیتی ہی ۲۹ دسمبر کو ساڑھے چار بجے شام روانہ ہونے والی گاڑی رات کے ۹ بجے یہاں پہنچی اور ساڑھے نو بجے روانہ ہوگی۔ سینکڑوں مہمان جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے تین بجے سے ۹ بجے شب تک۔ شدید سردی کے عالم میں۔ پلیٹ فارم پر بیٹھے گاڑی کا انتظار کرتے رہے۔ بھوک کی وجہ سے بچے بیتاب ہو رہے تھے چونکہ گاڑی کے ہر آن آنے کی توقع تھی۔ اس لئے مہمان کھانا کھانے کے لئے کہیں جا بھی نہ سکتے تھے۔ اس لئے جناب افسر صاحب جلسہ سالانہ نے ان کے لئے کھانا سٹیشن پر ارسال فرمایا یہ سب دقتیں قادیان سٹیشن پر تار نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔ ریلوے کے اندازہ کے مطابق جلسہ سالانہ کے ایام میں ۴۰۰۰۰ مسافر آئے ہمیں امید ہے۔ کہ قادیان ایسے مرکزی مقام پر جہاں ہندوستان کے گوشے گوشے سے ہزاروں زائر آتے ہیں۔ ریلوے حکام ضرور تار کا انتظام کر دیں گے۔ اور قادیان کو فلیگ سٹیشن کی بجائے بی کلاس سٹیشن بنا دیں گے۔ تاکہ یہ دقتیں دور ہو سکیں۔

مہمانوں کی واپسی کے ایام میں کارکنان استقبال شدید سردی کے باوجود دو اڑھائی بجے شب ۲

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم جنوری۔ آج لنڈن اور نئی دہلی میں بیک وقت یہ سرکاری اعلان جاری ہوا ہے کہ خطابات کے بارے میں ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی جماعتوں کا ایک خاص رویہ دیکھتے ہوئے وائسرائے لارڈ ویول نے عارضی حکومت کے ارکان سے غیر رسمی تبادلہ خیالات کیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ ملک معظم کو برطانوی ہند کے کسی شخص کو خطابات سے نوازنے کی سفارش نہیں کی جائے گی۔

لنڈن یکم جنوری۔ نائب وزیر ہند مسٹر آرتھر ہینڈرسن پریوی کونسل کے رکن بنا دیئے گئے ہیں مسٹر ہینڈرسن سٹرلنگ پونجی کے سلسلے میں حکومت ہند کے نمائندوں سے گفت و شنید کرنے کے لئے نئی دہلی روانہ ہونے والے ہیں

نانکنگ یکم جنوری۔ ایک ذمہ وار کمیونسٹ لیڈر نے اس رپورٹ کی تردید کی ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی عنقریب چین میں اپنی متوازی حکومت قائم کر دے گی۔

کراچی یکم جنوری۔ مولانا عبد الحامد بدایونی نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ شاہ ابن سعود نے اسلامیان ہند کے نام ایک پیغام دیا ہے جس میں آپ نے مسلمانوں کی تحریک پاکستان سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مسلمانان ہند کو مشورہ دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی جدوجہد اور کوشش کو اچھی طرح جاری رکھیں

شلانگ یکم جنوری۔ حکومت آسام نے آسام پراونشل مسلم لیگ کے صدر مولانا عبد الحمید خاں سے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم پر تعمیل کرائی ہے۔ جس کی رو سے مولانا عبد الحمید کو داودی آسام کے مغربی اضلاع میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے

بغداد یکم جنوری۔ آج سابق وزیر اعظم عراق مسٹر نوری السعید پاشا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میری یہ دلی تمنا ہے کہ تمام عرب ممالک کی ایک متحدہ حکومت قائم کی جائے۔ جس کا پرچم اور فوج بھی ایک ہو۔

کراچی یکم جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح نے انڈونیشیا کے مسلمانوں کو بذریعہ تار ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے۔ مسلمانان ہند کو آپ کی جدوجہد آزادی سے پوری ہمدردی ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے

کلکتہ یکم جنوری ہفتہ کے روز بنگال مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ جس میں زمین سے بے دخل کرنے کے متعلق حکومت آسام کی مسلم کش پالیسی پر غور کیا جائے گا۔

امرتسر یکم جنوری۔ شیخ صادق حسن نائب صدر پنجاب مسلم لیگ نے بذریعہ تار وائسرائے ہند سے درخواست کی ہے کہ فوراً اپنے خاص اختیارات سے کام لے کر بہار کے نہتے مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کرنے والے اشخاص کو سزا دلائیں۔ آپ نے وائسرائے سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عوام کو بتائیں کہ بہار میں کتنے اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اور ان میں سے کتنوں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

کراچی یکم جنوری۔ ۱۸ برطانوی امریکن اور کینیڈین سائنس دان کراچی پہنچ گئے ہیں۔ یہ لوگ دہلی میں منعقدہ انڈین سائنس کانگرس کے ۳۴ ویں سالانہ اجلاس میں شریک ہوں گے۔ پنڈت نہرو اس اجلاس کے صدر ہوں گے۔

نئی دہلی یکم جنوری۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک پونے بارہ لاکھ فوجی ملازمین کو سبکدوش کیا جا چکا ہے۔

---

۴ ریلوے سٹیشن پر کام شروع کر دیتے تھے دعا ہے کہ مہمانوں کے ان خدمت گزاروں کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات دینی عطا فرمائے۔ آمین

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام وہاں کے خدام نے لاہور ریلوے اسٹیشن پر مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے تئیں پیش کیا اور ان کی خدمت کی ہر ممکن کوشش کی۔ امید ہے آئندہ سال امرتسر کے خدام بھی اپنے اندر بیداری پیدا کر لیں گے۔ اور جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے تئیں پیش کر سکیں گے۔

(نامہ نگار)